روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۱۸۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۔ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۲۔ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض نہ کریں۔ استغفار کریں

"ایسے مختلف فیصلوں میں جہاں ایک (صاحب ایمان) ایمان بھی رکھتا ہے اور ادب بھی رکھتا ہے۔ وہاں بھی بعض دبی ہوئی آزمائشیں بھی بہت ہی خطرات کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں اور اس سلسلے میں نہایت اعلیٰ تعلیم یہ دی گئی ہے کہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ استغفار سے کام لینا چاہیئے۔ اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشتا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مامور کیا جائے۔ اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر اس کو بھیجا جائے۔ تو اس کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا، لیکن میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال دین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بصد مشکل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۲۴)

کامیابی حاصل کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ طریق اور دروازے مقرر فرمائے ہوئے ہیں۔ جو انسان ان طریقوں اور دروازوں میں سے ہو کر کسی کام کو کرتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ان راستوں کو چھوڑ کر اور ان دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے ان کے علاوہ کسی اور طرح سے کامیابی چاہتے ہیں۔ انہیں ہرگز کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے رستے اور کھولے ہوئے دروازے کو چھوڑ کر کسی اور طریق اور دروازہ کی طرف جاتے ہوئے یہ یقین رکھنا کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ بالکل عبث ہے۔ پس ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ اگر وہ کامیابی دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر وہ بامراد ہونا چاہتا ہے۔ اگر وہ فلاح پانا چاہتا ہے اور اگر وہ مظفر و منصور ہونا چاہتا ہے تو ہر ایک کام کے کرتے وقت اس بات پر غور کرے۔ کہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کون سے راستے مقرر فرمائے اور کون سے دروازے کھولے ہیں۔ اگر وہ یہ دیکھے ہیں ان رستوں پر قدم زن نہیں اور ان دروازوں میں سے نہیں گذر رہا جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں تو سمجھ لے کہ میرے لئے کامیابی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن اگر ایسے رستوں پر چل رہا ہے اور ایسے دروازوں سے گذر رہا ہے جو خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے تجویز فرمائے ہیں تو اس کے لئے ضرور کامیابی ہے۔ یہ راستے خدا تعالیٰ نے ہر ایک کام کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں خواہ وہ کام روحانی ہوں یا جسمانی۔ دیکھو انسان پر بیماریاں آتی ہیں۔ اگر ان طریقوں پر ان کا علاج نہ کیا جائے جو ان کے لئے مقرر ہیں تو ہرگز شفا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً بعض علاج ایسے ہوتے ہیں جو سینہ کی بیماری

باقی صـ ۷ پر

ربوہ: ۳۱ مئی۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ میں نظام قدرت ثانیہ کی اہمیت اور افادیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے پاس جیسا کہ نظام امامت ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

محترم مولانا نے نظام امامت کے چند چیدہ چیدہ پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے پاس ایک واجب الاطاعت امام موجود ہے۔ اور ہم اس امام کی کامل اور زبردست اطاعت کرتے ہیں۔ اس نظام کی دوسری اہم برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے دنیا کے سب احمدی جہاں بھی وہ موجود ہوں۔ آپس میں محبت و الفت اور باہمی بھائی چارے کے رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ سب جھگڑے مٹ جاتے ہیں جن کی وجہ سے آج ساری دنیا کہیں نہ کہیں فسادات اور لڑائی کا شکار ہے۔ نہ قومیت کا جھگڑا، نہ علاقائیت، نہ رنگ و نسل کا کوئی تنازعہ اور نہ غریب و امیر کا کوئی فساد غرضیکہ ایسے سارے تنازعات اس بابرکت نظام کی برکتوں سے ختم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ اس نظام کی یہ بھی اہم خاصیت ہے کہ ہر فرد کا اپنے امام سے براہ راست تعلق ہوتا ہے اور جب بھی امام کی طرف سے کوئی صدا بلند ہوتی ہے۔ ہر احمدی اس کی تعمیل کرنا اپنی ذاتی ذمہ داری خیال کرتا ہے اور ساری دنیا کے احمدی اس لحاظ سے فکری وحدت

باقی صـ ۸ پر

الہدیٰ ماڈل کالج (منظور شدہ)

دارالنصر غربی۔ ربوہ

گیارہویں جماعت ایف۔ اے، آئی کام اور ایف۔ ایس سی (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ) میں داخلہ ۱۰ جون تک جاری ہے۔ —— پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ : پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۲۔ جون ۱۹۹۱ء

تاریخ کا مطالعہ

دنیا بھر کی تاریخ ۔ اور پرانے سے پرانے زمانوں سے شروع کرکے ۔ کا مطالعہ تو اس لئے ضروری ہے کہ پتہ تو چلے کہ کیسے کیسے لوگ کب کب اور کہاں کہاں آباد تھے ۔ انہوں نے کیسی زندگی گذاری ۔ کس کس طرح کامیاب ہوئے یا ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ۔ کامیاب ہوئے تو کیوں ۔ ناکام ہوئے تو کیوں ۔ دنیا کو آگے بڑھایا تو کس طرح ۔ کوئی نئی ایجاد کی ۔ کوئی نئی دریافت کی ۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ دلچسپ بھی ہیں اور سبق آموز بھی ۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ انسانی فطرت یہ ہے کہ کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا جائے تو فوراً دل میں خیال آتا ہے کہ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں ۔ بلکہ اس سے اچھا کر سکتا ہوں ۔ جب ہم تاریخ پڑھتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم سے پہلے لوگوں نے یہ یہ کام کئے ہیں اور زندگی کو ۔ یا طرزِ زندگی کو ۔ آگے بڑھایا ہے تو ہمیں بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے ۔ تاکہ دنیا کی ترقی کی دوڑ میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جائے ۔

لیکن ساری دنیا کی تاریخ سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں ۔ اپنے وطن کی تاریخ ۔ اپنی قوم کی تاریخ ۔ اپنے خاندان کی تاریخ ۔ اپنے اردگرد کی تاریخ ۔ اپنے ماحول کی تاریخ ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنا انسان اپنے قرب سے متاثر ہوتا ہے اتنا دوری سے نہیں ہوتا ۔ جتنا وہ اپنے بڑوں کو مشعلِ راہ بنانے کی کوشش کرتا ہے اتنا دوسرے لوگوں کو نہیں ۔

حضرت امام جماعت الاول ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔ فرماتے ہیں :

”قرآن کریم عجیب عجیب پیرائے میں نصیحتیں فرماتا ہے ۔ بہادر سب ہی کی اولاد ۔ تم بھی غور کرو ۔ کوئی اپنے آپ کو سیّد سمجھتا ہے وہ اپنے بڑوں کی بہادری پر کتنا فخر کرتا ہے ۔ کوئی قریشی کہلاتا ہے وہ سیّدوں کو اپنی جزو قرار دیتا ہے ۔ اسی طرح کوئی مغل ہے کوئی پٹھان ۔ کوئی شیخ ۔ غرض مخلوق کے تمام گروہ اپنے آپ کو کسی بڑے آدمی سے منسوب کرتے ہیں ۔ سوچنے کی بات ہے کہ وہ بڑا آدمی کیوں بنا ۔ اپنے اعمال سے ۔ پس اگر تم ان کے اعمال کے خلاف کرو گے تو کیا بڑے بن سکتے ہو ۔ ہرگز نہیں ۔“

یہ ہے ضرورت اپنی تاریخ کے مطالعہ کی ۔ آخر ہمارے بڑوں نے کیا اعمال کئے کہ وہ بڑے بن گئے ۔ ہم بھی ویسے ہی کام کریں ۔ بلکہ ان سے بھی بڑھنے کی کوشش کریں ۔ ان سے بھی بہتر کام کرنے کی کوشش کریں ۔ تاکہ ہم بھی بڑے بن سکیں ۔ پس تاریخ ۔ اور اپنی تاریخ ۔ کا مطالعہ ضرور کیجئے ۔

ہر طرف آتش زنی کی واردات
کشمکش میں پڑ گئی موت و حیات
یہ غم و غصہ ہے اظہارِ جنوں
کیا سلجھ سکتی ہے اس سے کوئی بات

ابوالاقبال

خاموشی سے رکھّے ہیں ترے سامنے حالات
”شائد کہ ترے دل میں اُتر جائے مری بات“

مَیں جن کے تصوّر میں ہوں وہ ہیں مرے اوقات
دن ہے مرا دن اور نہ ہے رات مری رات

جو دُور ہیں اُن سے ، وہ تجلّی سے ہیں محروم
جو اُن کے قریب آئیں وہ مینارۂ لمعات

مَیں نے بھی سمجھ رکھّا ہے اس دیس کو پردیس
کیا مجُھ کو بھی مل سکتی ہیں اب کوئی مراعات

شائد کوئی آجائے کسی لمحہ ، کسی وقت
معلوم ہے اے دل تجھے کیا ہے تری اوقات

سینے میں دھڑکتی ہے کوئی چیز ، وہ کیا ہے
دل تُو نے دیا ہے تو مبارک ہو یہ سوغات

رکھّا ہے مری پُشت پہ ہاتھ آپ نے شائد
کہتا ہوں ہراک بات باندازِ مناجات

لوگ آئیں تو مَیں رہ میں بچھا دیتا ہوں آنکھیں
مَیں جاؤں کہیں پر تو نہ خاطر نہ مدارات

بیتے جو مرے ساتھ وہ کہہ دیتا ہوں کھُل کر
فریاد کسی سے ہے ، نہ ہیں کوئی شکایات

باتیں تو نسیم اپنی کہے جاتے ہو لیکن
ہوتی ہے ہراک شخص کی یُونہی گذر اوقات

نسیم سیفی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ۔ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں ۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے ۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں ۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں ۔
ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے اس دن جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ یعنی متقی جوں جوں نیک کام کرتا چلا جاتا ہے۔ نیکی اس پر آسان ہوتی جاتی ہے اور جنت اس کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے۔ میں نے بالعموم دیکھا ہے کہ جب کسی کو نیکی کی لذت حاصل ہو جائے تو اس کے بعد وہ بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھتا ہے۔ اور ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری نیکی اس کے لئے آسان سے آسان تر ہو جاتی ہے۔

پارٹیشن سے پہلے میں ایک دفعہ دہلی گیا۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب اس وقت تک ابھی وزیر نہیں بنے تھے۔ ویسے وہ حکومت کی طرف سے ایک خاص مقدمہ کی پیروی کے لئے مقرر تھے۔ ان دنوں ہندوستان کی حکومت نے انگلستان سے مالیات کے ایک ماہر کو منگوایا تھا۔ تاکہ بعض اہم باتوں میں اس کا مشورہ لیا جائے چوہدری صاحب نے اسے مجھ سے ملانے کے لئے دعوت دی۔ اور اس میں اور چیزوں کے علاوہ گلاب جامن یا رس گلے بھی رکھ دیئے اس شخص کے لئے یہ بالکل ایک نئی چیز تھی۔ وہ انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر چوہدری صاحب نے کہا۔ اسے کھا کر دیکھو۔ چنانچہ اس نے ایک گلاب جامن یا رس گلا اٹھا کر کھایا۔ چوہدری صاحب نے پھر ایک گلاب جامن یا رس گلا اسے دیا۔ اس نے پھر گریز کیا تو چوہدری صاحب نے اسے کہا کہ تم نے پہلا گلاب جامن یا رس گلا تو عجوبہ کے طور پر کھایا تھا۔ اب دوسرا گلاب جامن یا رس گلا اس کے مزے کی وجہ سے کھاؤ۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا کہ آپ نے یہ کیا بات کہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انگریزی میں یہ محاورہ ہے کہ پہلی چیز عجوبہ کے طور پر ہوتی ہے۔ اور دوسری چیز اس کے مزے کی وجہ سے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ تو ایک دنیوی ضرب المثل ہے لیکن میں نے روحانیات میں بھی دیکھا ہے کہ پہلے چسکہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر خود بخود عادت پڑ جاتی ہے۔ ٹنکچر جو الکحل سے تیار ہوتی ہے۔ بچے اور جوان اس کے پینے سے گھبراتے ہیں لیکن یورپ میں لوگ شراب تک مزے لے لے کر پیتے ہیں اور روکنے کے باوجود اسے نہیں چھوڑتے۔ امریکہ میں جب شراب نوشی کے انسداد کے لئے قانون وضع کیا گیا تو ہزارہا موتیں وہاں صرف اسی وجہ سے واقع ہوئیں کہ لوگ شراب پینے کے شوق میں سپرٹ ہی پی لیتے۔ سال ہا سال ایسا ہوتا رہا کہ چونکہ لوگوں کو پینے کے لئے شراب نہیں ملتی تھی اس لئے وہ سپرٹ پی لیتے تھے اور سپرٹ میں چونکہ زہریلی چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے اس لئے کئی اندھے ہو جاتے اور کئی مر جاتے مگر پھر بھی وہ اپنی خواہش کو نہ روک سکتے۔ پس ہر چیز کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک تو اس کا ذاتی مزا ہوتا ہے۔ اور دوسرا مزا عادت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں لوگ پان میں زردہ کا استعمال کرتے ہیں لیکن جس نے پہلے زردہ استعمال نہ کیا ہو وہ اگر زردہ کھائے تو اس کے سر میں چکر آنے لگتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ مجھے نقرس کی تکلیف ہوئی۔ ایک دوست جو ہندوستان کے تھے انہوں نے کہا آپ پان میں زردہ ڈال کر کھائیں، درد ہٹ جائے گی۔ میں نے کہا میں نے تو زردہ کبھی نہیں کھایا۔ اس لئے اگر میں نے زردہ کھایا تو سر میں چکر آ جائے گا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ استعمال تو کریں۔ چنانچہ انہوں نے پان میں زردہ ڈال کر مجھے دیا اور میں نے کھا لیا۔ اس سے درد میں واقعہ میں کچھ کمی ہو گئی۔ چند گھنٹوں کے بعد انہوں نے پھر مجھے پان میں زردہ ڈال کر دیا۔ غرض دو دن ہم سفر میں رہے اور دونوں دن وہ برابر مجھے پان میں زردہ ڈال کر دیتے رہے۔ دو دن کے بعد میں نے دیکھا درد کی تکلیف کم ہونے لگی ہے تب میں نے اسے چھوڑ دیا کہ کہیں اس کی عادت ہی نہ پڑ جائے۔ غرض بڑی تکلیف دہ اور بدمزہ چیزیں بھی اگر علاج کے طور پر استعمال کی جائیں تو ان کی عادت پڑ جاتی ہے اور اچھی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ اور جب ادنیٰ چیزوں کی عادت پڑ جاتی ہے تو دین کی قربانی کی عادت کیوں نہیں پڑ سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان کو ایک دفعہ قربانی کے لئے آگے لایا جائے اس کے بعد اس کے اندر خود بخود ذوق پیدا ہو جاتا ہے اور اسے دین کے کاموں میں ایسی لذت آنے لگتی ہے کہ ان کو ایک لمحے کے لئے بھی چھوڑنا اس کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک انسان کو روٹی نہیں ملتی تو وہ چلاتا اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے کہ خدایا مجھے روٹی دے اسی طرح اگر اسے اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا ممنون ہوتا ہے۔ اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اگر اسے کسی وقت دین کی خدمت کی توفیق نہیں ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے کہ وہ اس کی کمزوری کو دور کرے اور اس کے اندر دینی خدمات بجا لانے کی زیادہ سے زیادہ طاقت پیدا کرے اسی طرح قدم بقدم نیکی اس پر آسان ہوتی جاتی ہے اور جنت اس کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے لیکن سچائی سے منحرف لوگوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ان کے لئے دینی قربانیاں جو ایک ایمان لانے والے کے لئے بالکل آسان ہوتی ہیں آگ کے شعلوں کا سا رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ ان سے دور بھاگتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ایمان لانے والے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں۔ اور وہ آگ ان کے لئے گلزار بن جاتی ہے۔ لیکن ایک منافق اور ایک گمراہ انسان کو وہی آگ جہنم کا ایندھن بنا دیتی ہے کیونکہ اس وقت اس کی بے ایمانی پر جو پردہ پڑا ہوتا ہے وہ اٹھ جاتا ہے۔

اسی طرح (جب جنت متقیوں کے لئے قریب کر دی جائے گی) میں یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ مذہبی باتیں لوگوں کی سمجھ میں آنے لگ جائیں گی اور سائنس جو مذہب کی مخالفت کر رہی ہو گی۔ اس کی مخالفت آپ ہی آپ ختم ہو جائے گی۔ اس طرح متقی لوگوں کے لئے جنت کا حصول بہت آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور احرار یورپ میں سے کچھ تو آہستہ آہستہ اپنے بلند بانگ دعاوی کو چھوڑ رہے ہیں اور کچھ ان باتوں کو جو اس سے قبل ان کو غیر قدرتی نظر آتی تھیں قانون قدرت میں شامل کر کے مذہب کی طرف آ رہے ہیں۔ گویا دنا فتدلّٰی کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ یعنی سائنس دان اوپر کی طرف چڑھ رہا ہے (   ) جو مبالغہ کا رنگ مذہب پر چڑھا دیا تھا وہ اتارا جا رہا ہے۔ اور اس طرح دنیا خدائی باتوں کی تصدیق کے لئے تیار ہو رہی ہے اور جنت ان کے قریب کی جا رہی ہے۔ مگر ایسے زمانے میں بھی جو لوگ خدائی ہدایت کو قبول کرنے سے اعراض کریں گے انہیں اپنے اعمال کا جواب دہی کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا۔ تب ان سے کہا جائے گا .... وہ تمہارے معبود کہاں ہیں جن کے آستانہ پر تم سر جھکاتے تھے اور جنہیں اپنا خدا سمجھا کرتے تھے۔ آج بتاؤ کہ کیا وہ تمہاری کچھ بھی مدد کر سکتے ہیں۔ یا تمہارا بدلہ لینے کی کوئی طاقت رکھتے ہیں۔ جب وہ اپنی آنکھوں سے اس انجام کو دیکھ لیں گے تو وہ بھی اور ان کے معبود بھی اور تمام ابلیسی لشکر بھی دوزخ میں اوندھے منہ گرا دیئے جائیں گے۔ اور ان کی تمام عزتیں خاک میں مل جائیں گی تب وہ آپس میں جھگڑنا شروع کر دیں گے۔ اور وہ لوگ جو دنیا میں اپنے لیڈروں کی اندھی تقلید کرتے رہے اور خدا تعالیٰ کی آواز پر انہوں نے کان نہ دھرا۔ وہ ان سے کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تو بڑی غلطی میں مبتلا رہے جبکہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر درجہ دیتے رہے اور ہم نے تمہاری باتوں پر کان تو دھرا مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو منادی آیا اس کی آواز کو ہم نے نہ سنا مگر پھر وہ اپنے دلوں کو تسلی دینے کے لئے کہیں گے اس میں ہمارا کیا قصور ہے .... ہمیں تو ان مجرموں نے ہی صحیح راستہ سے بھٹکایا ہے اگر یہ لوگ ہماری راہ میں روک بن کر کھڑے نہ ہو جاتے تو آج یہ ہمارا حشر کیوں ہوتا۔ یہ تو ہم سے کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے سب بوجھ اٹھا لیں گے اور تمہیں جنت میں پہنچا دیں گے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ ( ) نہ آج شفاعت کرنے والوں میں سے کوئی ہماری شفاعت کرتا ہے   اور نہ کوئی دوست اور غمخوار ہمیں اس مصیبت سے چھڑاتا ہے۔

حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہماری ایک بہن تھی جو کسی پیر کی مریدنی تھی۔ وہ ایک دفعہ قادیان مجھے ملنے کے لئے آئی تو میں نے کہا بہن تم احمدی کیوں نہیں ہوتیں تو کہنے لگیں مجھے احمدی بننے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے فلاں پیر صاحب کی بیعت کر لی ہے اور انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ اب تمہیں کسی نیکی کی ضرورت نہیں جو جی میں آئے کرو۔ تمہارے سب گناہ ہم نے اٹھا لئے۔ میں نے کہا اب پیر صاحب سے ملو گی تو ان سے پوچھنا کہ قیامت کے دن جب ایک شخص کو گناہوں کی وجہ سے جوتیاں پڑتی ہیں تو کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ آپ جنہوں نے اپنے سب مریدوں

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Today

SATURDAY April 27, 1991

Church in uproar at sensational claim by the Queen's ex-doctor

JESUS DID NOT DIE ON CROSS

JESUS was still alive when he was taken off the cross, a former doctor to the Queen claims.

He merely fainted and was resuscitated, says Dr Trevor Lloyd Davies.

Outraged Church leaders last night condemned his claim that Mary Magdalen and the disciples were under stress and probably made up the story of the resurrection.

The doctor says evidence points to Jesus spending just six hours on the cross,

by NICKI POPE and NICK CRAVEN

whereas death by crucifixion normally took three to four days. "It was the same as if he had fainted," he claims. "Lying him in a cool place, as they would have done, would have revived him.

"There is no reason, once recovered from his wounds, why he could not have lived for years."

Dr Lloyd Davies, honorary physician to the Queen from 1968 to 1971, puts forward his controversial theory in a leading medical journal.

But the sensational claims were attacked by Church leaders. The Rev Richard Thomas, spokesman for the Bishop of Oxford, said many Christians would find it offensive.

He said: "This is something we have heard before from others and the fact that it is now presented with a medical tinge doesn't make it valid. To say that Jesus was not resurrected is to simply misread the biblical scriptures."

A Catholic spokesman said: "Our church has been around for 2,000 years and it will take more than this to change

Turn to Page 2

Jesus uproar

From Page 1

our beliefs." Dr Lloyd Davies said Christians should be able to accept a rational explanation of Jesus's death.

The doctor and his theologian wife Margaret give a detailed medical explanation of Christ's condition on the cross in the journal of the Royal College of Physicians.

"At his crucifixion, Jesus was in shock and suffering from falling blood pressure, and lost consciousness because of diminished blood supply to the brain," he says.

"His ashen skin and immobility were mistaken for death, and bystanders believed he was dead."

He was still alive, although his heartbeat and breathing could not be detected, said Dr Lloyd Davies, a practising Anglican from Saffron Walden, Essex.

His version of events differs from the Bible in several respects:

- *Bible: "And when Jesus had cried with a loud voice, he said Father into Thy hands I commend my spirit."*

  Lloyd Davies: Christ may have said nothing as He died, just let out a huge breath as He slumped into a coma.

- *Bible: Joseph of Arimathaca "took the body down and wrapped it in linen and laid it in the sepulchre that was hewn in stone."*

  Lloyd Davies: As Christ showed signs of life after the crucifixion he was not placed in a tomb but taken away and tended.

- *Bible: A number of apostles reported seeing Christ and talking to him.*

  Lloyd Davies: The people who "saw" Christ in the following days must have been under intense phsychological pressure far beyond their capacity to cope with emotionally."

TODAY, LONDON
27-4-91

ـــــ روزنامہ "ٹوڈے" لندن : ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء ـــــ

ملکہ کے سابق معالج کے سنسنی خیز انکشاف پر چرچ کا اظہار ناراضگی

حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے

ملکہ برطانیہ کے ایک سابق ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اتارا گیا تو وہ ابھی زندہ تھے ڈاکٹر ٹریور لائیڈ ڈیویز کا کہنا ہے کہ وہ صلیب پر صرف بے ہوش ہوئے تھے اور پھر ان کو دوبارہ ہوش میں لایا گیا۔

انتہائی غصے میں آئے ہوئے چرچ لیڈرز نے کل رات ان کے اس دعویٰ کی سخت مذمت کی کہ مریم میگدلینی اور ان کے حواریوں نے سخت دباؤ کے ماتحت حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ جی اٹھنے کی کہانی گھڑی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی صلیب دئے جانے کی شہادت اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر صرف چھ گھنٹے رہے۔ جبکہ صلیب پر موت واقع ہونے کے لئے تین یا چار دن تک صلیب پر رکھا جانا ضروری ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہوا یہ کہ وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور ان کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد ایک ٹھنڈی جگہ پر رکھنے سے جیسا کہ ان کے لواحقین نے کیا ان کو دوبارہ ہوش آگیا ہوگا۔

اور ایک دفعہ جب ان کے زخم مندمل ہو گئے ہوں گے تو پھر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی کہ کیوں وہ مزید کئی سال تک زندہ نہ رہے ہوں۔

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک ملکہ کے اعزازی معالج رہے ہیں۔ نے اپنی اس متنازعہ تھیوری کو ملک کے ایک مایہ ناز طبی رسالے میں پیش کیا ہے۔

لیکن اس سنسنی خیز دعویٰ پر چرچ کے لیڈروں نے سخت حملے کئے ہیں۔ ریورینڈ رچرڈ تھامس جو کہ بشپ آف آکسفورڈ کے نمائندہ ہیں۔ نے کہا کہ بے شمار عیسائیوں کو یہ بات سخت ناگوار گزرے گی۔

انہوں نے کہا کہ یہ بات ہم پہلے بھی کئی دوسرے لوگوں سے سن چکے ہیں۔ لیکن اب اس کو طبی نقطہ نگاہ سے پیش کیا جانا یقیناً اس کو معقول نہیں بنا سکتا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ جی نہیں اٹھے تھے۔ صرف بائبل کے صحیفوں کو غلط طور پر سمجھنے کی دلیل ہے۔

کیتھولک فرقہ کے ایک نمائندہ نے کہا "ہمارا چرچ تقریباً ۲۰۰۰ سال سے قائم ہے اور ہمارے عقائد کو بدلنے کے لئے اس سے زیادہ وقت درکار ہوگا۔"

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز نے کہا کہ عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ کی وفات کی ایک مبنی بر عقل توجیہہ کو قبول کر لینا چاہیئے۔

اس ڈاکٹر اور اس کی مذہبی عالم بیوی مارگریٹا نے رائل کالج آف فزیشنز کے رسالہ میں صلیب پر حضرت عیسیٰ کے حالات کے متعلق مفصل طبی تشریح پیش کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ صلیب دئے جانے کے وقت حضرت عیسیٰؑ صدمہ کی حالت میں تھے اور اس وقت ان کا بلڈ پریشر بہت کم ہو گیا تھا۔ اس حالت میں چونکہ ان کے دماغ کو خون کی پوری سپلائی نہ مل سکی اس لئے وہ بے ہوش ہو گئے۔ ان کی خاکستری جلد اور جسم کے ساکت ہو جانے سے ان کو مردہ سمجھ لیا گیا۔ اور نزدیک کھڑے ہوئے لوگوں نے سمجھا کہ وہ مر چکے ہیں۔

اگرچہ ان کی دل کی دھڑکن اور سانس کی آمد و رفت آسانی سے محسوس نہ کی جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ ابھی زندہ تھے۔ یہ بات ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو کہ سفران ویلڈن ایسکس کے عیسائیوں کے اینگلیکان فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں نے کہی ہے۔

جو واقعات وہ بیان کرتے ہیں وہ بائبل کے بیان کردہ واقعات سے مندرجہ ذیل لحاظ سے مختلف ہیں۔

"بائبل" اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سہ ماہی زینب ناروے

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ناروے نے ایک سہ ماہی رسالہ "زینب" کے نام سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس وقت اس کا پہلا شمارہ زیر نظر ہے اس شمارہ کے شائع ہونے سے بھی پہلے حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے نام تحریر فرمایا:۔

"یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے اپنا ایک رسالہ جاری کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مساعی میں برکت ڈالے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے جسکی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے ذریعے رکھی گئی جسکی آمد کا مقصد (شریعت) پھیلانا ہے۔ لجنہ جماعت کی ذیلی تنظیم ہے اسلئے اسکے رسالے کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیئے۔ اداریئے۔ مضامین اور نظمیں اسی مقصد کی نشاندہی کرنے والے ہوں۔ تو رسالہ شہرت پائے گا۔ یورپ میں شائع ہونے والا رسالہ توحید، رسالت اور (امامت) کا ترجمان ہونا چاہیئے۔ اردو کے علاوہ ملکی زبان میں بھی ایک حصہ پیش ہو تو نئی نسل کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔ اس پہلو کو فوقیت دیں۔

خدا کے فضل سے سلطان القلم (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) اور ان کے (جانشینوں) نے علوم کا قیمتی خزانہ چھوڑا ہے۔ مواد کی کمی بہانہ نہیں بن سکتی۔ ہاں رسالہ کی انتظامیہ کا کام ہے کہ وہ ہر پہلو پر غور کر کے وقت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے سلیقہ سے پیش کریں تاکہ قارئین کی دلچسپی بڑھتی رہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔"

یہ پرچہ ہمیں ارسال کرتے ہوئے صدر صاحبہ لجنہ ناروے نے تحریر فرمایا ہے۔

خاکسارہ آپ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ ناروے کا صد سالہ جشن تشکر پر شائع کردہ رسالہ "زینب" ارسال کر رہی ہے۔ دعا کریں خدا تعالیٰ ہمارے رسالہ میں برکت ڈالے جس غرض سے یہ شائع کیا گیا ہے اس غرض کو مقبول فرمائے۔ لجنہ اماء اللہ ناروے اسکے ذریعے سے دینی علوم تربیتی تعلیمی علوم سے مستفید ہو سکے۔ ناروے میں بسنے والی نارویجین قوم کے دل محض اپنے فضل سے بدل دے۔ اور احمدیت کے لئے ان کے دل کھول دے۔ تاکہ یہ لوگ بھی اپنے پیدا کرنے والے رب کے پیار اور قرب کی لذت حاصل کریں۔ اس راہ میں قربانیاں کرنے کا مزہ حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کا کچھ حصہ اردو اور کچھ حصہ نارویجین پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ دیر سے شائع ہوا ہے یعنی دوسرے سال۔ مگر دیر آید درست آید خاکسارہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے فروری ۱۹۸۹ء میں حضرت چھوٹی آپا جان کی منظوری سے ادارت کا عہدہ سنبھالا۔ اس کے بعد ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جشن تشکر کی تقریب ہوئی۔ اسکے بعد ترقیاتی کاموں کیطرف اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے توجہ دلاتے ہوئے ناروے کی لجنہ کے لئے تربیتی اور تعلیمی رسالہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس معاملے کو اپنی عاملہ میں پیش کیا تو نہایت خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ عاملہ جیسے پہلے ہی اسکے لئے تیار تھی۔ پھر ہم نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ناروے کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آخری منظوری کے لئے حضور پر نور کی خدمت میں ارسال کیا اس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے "زینب" نام منظور فرمایا۔

محترمہ مسعودہ صاحبہ صدر مجلس عاملہ ناروے نے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس رسالے کو مفید بنائے اور خدا اسے قبول فرمائے۔

زیر نظر پرچہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مکتوب گرامی کے علاوہ محترم زرتشت منیر احمد صاحب کا پیغام اور اس کے علاوہ نور احمد صاحب بولستاد ایڈیشنل امیر کا پیغام اور مکرم مربی انچارج صاحب کا پیغام شامل ہیں۔ اسی طرح ایک پیغام مسعودہ شاہدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کا بھی شامل ہے۔ "خدا کی خادمات"، ناروے میں اور "جذبہ عشق" کے علاوہ "نور آتا ہے نور" "حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا" "آسمان احمدیت کے زندہ ستارے"۔ "صحت جسمانی پھلوں سے علاج" اور ناصرات کے لئے "کیا آپ کو معلوم ہے"۔ "مسلمان دنیا کے بڑے بڑے جرنیل کون تھے"، شامل ہیں۔ نارویجین زبان میں سات صفحات شامل کئے گئے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے مضامین کن موضوعات پر مشتمل ہیں۔

بہرحال ہم ناروے کے شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کو مبارک باد دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ مقبولیت عطا فرمائے اسکے سرپرست اعلیٰ زرتشت منیر احمد خان صاحب ہیں اور مدیرہ نبیلہ شفیق صاحبہ اور یہ پرچہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ (ن۔س)

طب و صحت ـــــــ ڈاکٹر عطاء الرحمن

لُو لگ جانا ـــ سن سٹروک

آج کل شدید گرمی شروع ہو رہی ہے اور لُو لگ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے دھوپ وغیرہ سے پرہیز کریں اور مشروبات زیادہ استعمال کریں۔

علامات:۔ تکلیف عام طور پر فوری اور یکلخت شروع ہوتی ہے۔ وجہ عام طور پر سورج کی دھوپ میں یا شدید گرمی میں زیادہ دیر تک رہنے سے یا زیادہ ہائی ٹمپریچر میں جس میں ہوا میں نمی زیادہ ہووے زیادہ دیر تک رہنے سے تکلیف ہو جاتی ہے پسینہ یا کم ہو جاتا ہے یا بالکل نہیں آتا۔ مریض کا چہرہ اور جسم سرخی مائل ہو جاتا ہے جلد گرم اور خشک ہو جاتی ہے۔ مریض کمزوری محسوس کرتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ متلی کی شکایت معلوم ہوتی ہے اور چھاتی میں دل کے علاقہ میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ جسم کا ٹمپریچر بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ ۱۰۵° یا ۱۰۶° یا اس سے بھی زیادہ شروع میں آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں مگر بعد میں پھیل جاتی ہیں نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے ۱۶۰ فی منٹ یا اس سے بھی زیادہ سانس کی رفتار فی منٹ ۲۰ سے ۳۰ تک۔ بلڈ پریشر بعض دفعہ معمولی سا اونچا ہو جاتا ہے۔ شدید صدمہ کا اثر ہوتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دوران فیل ہو جاتا ہے۔ جس سے زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو کر موت واقع ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص سورج کی دھوپ کے سامنے یا ویسے ہی شدید گرمی میں رہا ہووے اور اس کا ٹمپریچر اونچا ہو گیا ہووے تو اس کے متعلق زیادہ اغلب یہی ہونا چاہیئے کہ اس کو لو لگ گئی ہے۔ اور علاج فوری طور پر شروع کر دینا چاہیئے۔ عام طور پر مریضوں میں اگر علاج بروقت نہ کیا جا سکے تو ۲۰٪ تک موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ فوری طور پر اور بڑے حوصلے سے شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر مقعد والی جگہ تھرمامیٹر لگانے سے ٹمپریچر 106F یا زیادہ ہو تو مریض کو فوری طور پر برف والے پانی کے ٹب میں غسل دینا چاہیئے۔ اور جسم کو بھی ٹب کے اندر ہی مالش کرنی چاہیئے حتی کہ ٹمپریچر 103F ہو جائے مقعد والی جگہ کا درجہ حرارت ہر دس منٹ کے بعد دیکھتے رہیں۔ بہتر ہووے کہ یہ کام کسی ڈاکٹر یا نرس کی نگرانی میں سرانجام دیا جاوے اگر HYPO THERMIA یعنی ٹمپریچر زیادہ گر جاوے تو پھر بھی مریض COLLAPSE ہو سکتا ہے اور زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں مریض کو گرمی پہنچانی چاہیئے۔ جب ٹمپریچر کم ہو جاوے تو مریض کو کھلے ہوادار کمرہ میں پنکھا کے نیچے رکھیں ٹھنڈے تکیے تولیہ وغیرہ سے جسم کی آہستہ آہستہ مالش کرتے رہیں تاکہ جلد ٹھنڈی ہو کر ٹھنڈا خون دماغ کی طرف جاوے۔ تسکین آور یا نشہ آور دوائیاں ہرگز نہ دیں نہ ہی MORPHINE کا ٹیکہ لگائیں۔ 108F یا اس سے اوپر ٹمپریچر ہو جائے تو دماغ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مریض کے ٹمپریچر کنٹرول ہو جانے کے بعد بھی کم از کم ایک ہفتہ تک بستر میں آرام کرنا چاہیئے۔ اصل شفاء دینے والی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لہٰذا ان تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے اور مریض کی شفاء کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کریں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سلطان احمد

خدمت خلق

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمتِ خلق سرانجام دینے والے یقیناً ماضی اور مستقبل کے سردار بنائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمتِ خلق کے کاموں کے سلسلہ میں اپنے تو اپنے بیگانے بھی نہایت عزت اور احترام سے دیکھتے ہیں۔ ہزاروں خدمتِ خلق کے کام ہیں۔ خاکسار صرف طبی طور پر جو خدمت خلق ہو رہی ہے اُس کا کچھ تذکرہ کرے گا۔

احمدیہ جماعت کا مرکزی ہسپتال فضلِ عمر ہسپتال ربوہ ہے۔ جسمیں علاقہ کے ہزاروں غریب عوام کا مفت علاج ہوتا ہے اور جو لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں وہ دل سے دعائیں دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے فضل عمر ہسپتال ایک مثالی ہسپتال کی حیثیت میں ابھر رہا ہے۔ اور جدید علاج کی سہولتیں قائم ہو رہی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان لیڈی ڈاکٹر اور دیگر تمام عملہ اور انتظامیہ۔ بنی نوع انسان کی خدمت میں دن رات کوشاں ہے۔

ہومیوپیتھک کے ذریعے خدمت خلق

اسی طرح ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر وقفِ جدید میں ایک فضل عمر ہومیو پیتھک ڈسپنسری جاری فرمائی جسمیں ایک کثیر تعداد اس علاقہ کی فیض یاب ہو رہی ہے پیارے آقا نے معلمین وقف جدید کو بھی ہومیوپیتھک کے ذریعہ خدمتِ خلق سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔ عاجز بھی حضور انور کا ممنون احسان ہے کہ پیارے آقا نے خود پڑھایا۔ کتابیں لے کر دیں۔ اور پھر امتحان دیا اور باقاعدہ گورنمنٹ نے رجسٹرڈ کیا۔ اس خدمت خلق کے دوران۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل سے کئی ایمان افروز واقعات دینِ حق کی تقویت کا موجب بنے۔

افریقہ میں خدمت خلق

افریقہ کے مختلف ملکوں میں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت جماعت احمدیہ کو طبی خدمات کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں دستِ شفاء بھی عطا فرمایا ہے۔ ایسے کئی تجربات احمدی ڈاکٹروں کو حاصل ہوئے۔ بلکہ بعض حکومت کے افسران اور بعض بڑے بڑے امراء احمدیہ ہسپتال میں آنے لگے۔ جب ایسے لوگوں سے کوئی سوال کرتا کہ تم بہتر طبی سہولت اور اعلیٰ انتظام جو دوسرے ہسپتالوں میں حاصل ہے کے باوجود۔ احمدیہ ہسپتال کیوں آتے ہو تو انہوں نے جواب دیا۔ یہاں پر دعا کرنے والے اور احمدی ڈاکٹروں کو اللہ تعالیٰ نے شفا کا خاص معجزہ عطا کیا ہوا ہے۔

وقف عارضی

بعض احمدی ڈاکٹر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی میں حصہ لیتے ہیں۔ اور مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ بلکہ چوٹی کے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر وقف عارضی کرکے بنی انسان کے مفت اپریشن کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے بعض شہروں اور دیہات میں ہومیوپیتھک کے ذریعہ خدمت خلق جاری ہے۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی یہ خدمت خلق بہت کرتے حضور اپنی جیب خاص سے قیمتی ادویات منگا کر رکھتے قادیان کے ارد گرد کے غریب لوگ آتے۔ حضور مفت اُنکو ادویات دیتے۔ کسی دوست نے حضور انور سے عرض کیا حضور یہ تو بہت زحمت ہے حضور کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ نہیں یہ بھی خدمتِ دین ہے یہ غریب لوگ ہیں ان کی خدمت کے لئے میں ادویات لاکر رکھ دیتا ہوں۔ تاکہ خدمت خلق ہو جائے۔

آج دنیا کا اکثر حصہ غربت اور بیماری کا شکار ہو رہا ہے اہل دل اور اہل درد آگے بڑھیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔

"ایسا انسان جو خدا پر یقین رکھتا ہے اور خدا سے ملاقات کا یقین رکھتا ہے۔ اس کے اندھیرے بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اسے چھپنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک خط۔ ہیرلڈ کے نام

ماہنامہ ہیرلڈ کے مئی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں محبوب ادریس بقاپوری صاحب کا کراچی سے تحریر کردہ ایک خط شائع ہوا ہے۔ جسمیں وہ کہتے ہیں کہ یہ عدنان خان صاحب کے ایک خط کے جواب میں ہے جس کا عنوان تھا" جسے وراثت سے محروم کر دیا گیا"۔ یہ خط ہیرلڈ کے جنوری ۱۹۹۱ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا اور اس خط میں احمدیہ جماعت کی وفاداری کو محل نظر قرار دیا گیا تھا۔ قرآن مجید سورۃ نمبر ۴ آیت نمبر ۵۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے اہل ہوں۔ اور جب کسی معاملہ کے متعلق فیصلہ کیا جائے تو فیصلہ انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اگرچہ احمدیہ جماعت اسوقت ۱۲۴ ممالک میں پائی جاتی ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ اسکے ممبروں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ ان کی اکثریت پاکستان میں رہتی ہے۔ اس جماعت کی خواندگی کی شرح تقریباً سو فی صد ہے اور اس میں بہت بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ مثلاً لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک۔ میجر جنرل افتخار خان جنجوعہ۔ لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن اور ایر مارشل ظفر چوہدری۔ جنہیں تمغہ بسالت بھی دیا گیا تھا۔ جو ان کی ان خدمات کا اعتراف تھا جو انہوں نے غیر معمولی لیڈرشپ کا اظہار کرتے ہوئے دکھائی تھیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہندوستان سے پاکستان برسرپیکار تھا۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو ۱۹۷۹ء میں فزکس کا نوبل انعام دیا گیا تھا اور وہ واحد پاکستانی ہیں جنہوں نے یہ امتیاز حاصل کیا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر بنے اور آزادی کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ مقرر ہوئے آپ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک وزیر خارجہ رہے۔ آپ ۱۹۶۲ء کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی چنے گئے اور بعد ازاں عالمی عدالت انصاف کے صدر بھی مقرر ہوئے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ ہم زیادہ دلیری کے ساتھ بات کریں۔ زیادہ سوچنے سمجھنے والے ہوں اور زیادہ مستقل مزاج بھی۔ اور اسی طرح ہمیں سچائی کی تلاش میں بھی مستقل مزاج ہونا چاہیئے۔ یہ سارے اعزازات جو احمدیوں کو ملے اس بات کی علامت ہیں کہ وہ کتنے وفادار ہیں۔ اور کتنے خلوص کے ساتھ اپنے پیارے ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ساری دنیا میں ملک کے اعزاز میں اضافہ کرتے ہیں۔

Adnan Khan
Ontario
Canada

This is in response to Adnan Khan's letter titled *The Disinherited* (*Herald*, January 1991), in which the loyalty of the Ahmadis is put into question.

The Holy Quran says, "verily, Allah commands you to give over the trusts to those entitled to them, and that when you judge between men, you judge with justice." (Holy Quran, 4:59).

Although the Ahmadiya Community is established in 117 countries and claims over 10 million adherents, the majority lives in Pakistan. This community has a literacy rate of almost 100 per cent and has produced many great personalities — like Lt. General Akhter Hussain Malik, Major General Eftikhar Khan Janjua, Lt. General Abdul Ali Malik, Lt. General Mahmoodul Hasan and Air Marshal Zafar Choudhry — who were awarded the coveted gallantry award in recognition of their distinguished services to the nation and their exceptional leadership skills in the war against India.

Dr Abdus Salam was given the Nobel Prize in Physics in 1979 and is the only Pakistani to achieve this distinction. Choudhry Mohammed Zafarullah Khan became President of the All India Muslim League in 1931 and, after Independence, became the foreign minister of Pakistan (1947-1954). He also became the president of the United Nations General Assembly in 1962 and later president of the International Court of Justice.

We should be more daring, more diligent, more steadfast and more honest in the pursuit of the truth. All these awards/distinctions not only symbolise the loyalty, dedication and devotion of the Ahmadis to our beloved land, but also boost the image of the country all over the world.

Mahboob Idrees Baqapuri
Karachi

The Herald, May 1991

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لکھتے ہیں:

اس عاجز کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب ۱۹۵۳ء میں الفضل کی اشاعت کو روک دیا دیا گیا تھا تو آقائے نامدار سیدنا الثانی نے نہایت درد کے ساتھ رقم فرمایا تھا کہ احمدیت کے باغ کو جو ایک نہر سیراب کر رہی تھی ۔ اسے بند کر دیا گیا ہے ۔ الفضل یقیناً گلشن احمدیت کے نیچے بہنے والی آب حیات کی ایک نہر ہے ۔ اور ہر وہ وجود جو اس نہر کے جاری رہنے میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ممد و معاون بنتا ہے ۔ وہ ہماری عاجزانہ دعاؤں اور جذبات تشکر و امتنان کا مورد ہے ۔

الفضل میں گلشن احمدیت کے موجودہ باغبان (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا منظوم کلام جب بھی شائع ہوتا ہے، وہ مجھ ایسے نالائق اور کم فہم کے لئے بھی عالم وجد و کیف میں کھو جانے کا موجب بنتا ہے ۔ نیز گلشن احمدیت کے بہت سے خوش نوا طیور اپنی پاکیزہ سروں میں نغمہ سرا ہوتے ہیں ۔ اور الفضل کے ذریعہ ان کی پر کیف اور پر سرور آوازیں ہم تک پہنچتی ہیں ۔ صاحبزادی امۃ القدوس کا وجد آفریں کلام ۔ نسیم سیفی، شبیر احمد محمد علی مظفر، اور ڈاکٹر فہمیدہ منیر جیسے طائران خوش نوا کا اپنا اپنا انداز جو ربوہ کی رنگین وادی سے ابھرتا ہے ۔ اور ربوہ کے باہر بھی اپنے آشیانوں سے نغمہ سرا ہونے والے خوبصورت پرندے عبدالمنان ناہید، سعید احمد اعجاز ۔ امۃ الباری ناصر اور بہت سے اور الفضل کے ذریعہ جن کی خوبصورت آوازیں ہم تک پہنچتی ہیں ۔ اور پھر کیف و محبت کے ایک نئے عالم میں ہم کو پہنچا دیتی ہیں ۔

یہ دل تو ایک نشہ اور مستی میں کھو جانے کے لئے کسی بہانے کی تلاش میں رہتا ہے ۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ٹی وی پر پاکستان کی ایک مشہور لوک فنکارہ ایک پنجابی گیت گاتی نظر آئی ۔

میرا مان نہ توڑیں ، کتے نیں نہ جوڑیں
تینوں واسطہ خدا دا ، واگاں وطناں نوں موڑیں

دوسرا مصرعہ ایک تیر کی طرح میرے دل میں لگا اور آنکھوں اور آنسوؤں پر قابو نہ رہ سکا ۔ عالم روحانیت کے شہسوار کو "زمین کے کناروں" تک پہنچنے سے بھلا کون روک سکتا ہے ۔ اور پھر روحانی دنیا کا سالار تو نہ شرقی ہے نہ غربی ۔ وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں ، اس کے نزدیک سب کو برابر ہی دیکھتے ہیں ۔ اس لئے اس کے عاشقوں اور اس سے سچی محبت کرنے والوں کے مان ٹوٹنے کا تو کبھی سوال نہیں پیدا ہوتا ، ہاں ۔

تینوں واسطہ خدا دا
واگاں وطناں نوں موڑیں ۔

میرے دل کی آواز ہے ، ہر عاشق طاہر کی آواز ہے ۔ ربوہ کے اندر ، ربوہ سے باہر بھی اس خطۂ زمین کے ہر مظلوم اور غریب و بے بس ، تڑپتی ، مچلتی ، بے چین و بے قرار روح کی آواز ہے ۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی کا ایک بھرپور نظارہ حال ہی میں ٹی وی کے ذریعہ بھی نظر آیا ہے ۔ جب کہ ایک قوال ٹی وی پر یہ لفظ بار بار بلند آواز میں دہراتا نظر آرہا تھا اور معجزانہ طور پر ہزار پردوں کو چیرتی ہوئی یہ آواز میلوں دور ہسپتال کے INTENSIVE CARE UNIT کے اندر بھی پہنچ رہی تھی ۔

"جنہوں سائیاں رکھنے
اونوں نہ مارے کوئی ۔

یہ العظیم اور الاعلیٰ "سائیاں" جو تمام آسمانوں اور مکمل کرۂ ارض کا خالق و مالک "سائیاں" ہے جو اپنے بندوں کی ان کی رگ جان سے بھی قریب تر ہے ، جو اپنی مخلوق کے دلوں کی دھڑکن کو خوب سنتا اور ان کی ہر حرکت و سکون پر ہر آن نگاہ رکھتا ہے ۔ زندگی اور موت صرف اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ جسے وہ "سائیاں" زندہ رکھنا چاہے ۔ کوئی اور طاقت اس خوش نصیب کو مار نہیں سکتی ۔

بات تو طائران خوش گلو سے شروع ہوئی تھی ۔ چناب کے کنارے ایک خوبصورت بستی ربوہ سے نکلنے والی آب حیات کی نہر "الفضل" کی بات ہو رہی تھی ۔ پنجاب ہی کے ایک شاعر نے کہا ہے ۔

وگ وگ وے چناں ہنہ دیا پانیاں
تیرے کنڈے تے عاشقاں نے موجاں مانیاں ،

نا معلوم دریائے چناب کب سے منتظر تھا ایک عظیم المرتبت عاشق حقیقی اور اس کے ساتھی دیوانوں کے قافلے کا ۔ جو اس وادی غیر ذی ذرع میں آن اترے ۔ ضلع جھنگ کی سرزمین اور چناب کے یہ "کنڈے" خوش قسمت ہیں ۔ جہاں حقیقی عاشقوں کے قافلے نے بسیرا کر لیا ۔ وارث شاہ نے جھنگ کی زمین پر رونما ہونے والی مجازی عشق کی ایک داستان کو بے شک زندگی بخش دی ۔ "ہیر سیال ۔ اور رانجھا" کی داستان محبت ہر خاص و عام کے کانوں میں گونجتی ہے ۔ لیکن عاشقان حقیقی کی کہانیوں نے تو ضلع جھنگ میں اور چناب کے کنارے ، ربوہ کی بنیاد پڑنے پر ہی جنم لینا شروع کیا ہے ۔ وہ ربوہ جہاں امام کے جانثار غلام اور ازلی وابدی صداقتوں کے متوالے اور راز دان "شیر علی رانجھا" اور "فتح محمد سیال" بھی محو استراحت ہیں ۔

عشق حقیقی کے معراج کا نشان تو خانہ کعبہ ہے ۔ جس نے کعبہ کی روح محبت کو پالیا ، وہ عشق حقیقی کی راہوں پر چل نکلا ۔ پھر وہ ازلی وابدی ، سائیاں ہی اس کا سائبان

باقی صـ۸ پر

بقیہ: صـ۱ سے آگے

کے لئے مفید ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو معدہ کی بیماری کے لئے مضر ہوتے ہیں لیکن اگر وہ علاج جو سینہ کی بیماری کے لئے ہے معدہ کی بیماری پر استعمال کیا جائے یا معدہ کا علاج سینہ کی بیماری پر برتا جائے تو ہرگز شفا نہیں ہو سکتی ۔ اسی طرح اگر آنکھ میں ڈالی جانے والی دوا خواہ آنکھ کے لئے کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو لیکن کان میں ڈالنے سے کچھ فائدہ نہ دے گی کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے کان کے لئے نہیں بنایا ، بلکہ آنکھ کے لئے بنایا ہے ۔ اس لئے اس سے آنکھ کو ہی فائدہ ہو سکتا ہے ۔ تو ہر ایک کام کے لئے رستے ہیں جو کوئی ان پر چلتا ہے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو چھوڑتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہنے کے علاوہ نقصان بھی اٹھاتا ہے ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۱۵ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کے گناہ اٹھا لئے ہیں آپ کو کتنی جوتیاں پڑیں گی ۔ وہ کہنے لگی اچھا میں یہ بات ان سے ضرور دریافت کروں گی چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ دوبارہ آپ سے ملنے کے لئے آئی تو آپ نے پوچھا کہ بہن پیر صاحب سے وہ بات پوچھی تھی وہ کہنے لگی ہاں میں نے پوچھی تھی ۔ مگر وہ تو انہوں نے فوراً حل کر دی میں نے کہا کس طرح کہنے لگی جب میں نے یہ سوال کیا ۔ پیر صاحب کہنے لگے دیکھو جب فرشتے تم سے پوچھیں گے تم نے فلاں فلاں گناہ کیوں کئے ہیں تو کہہ دینا مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں ۔ یہ پیر صاحب کھڑے ہیں ان سے پوچھو ۔ اس پر وہ تمہیں چھوڑ دیں گے اور تم اطمینان سے جنت میں چلی جانا میں نے کہا کہ پیر صاحب پھر آپ کا کیا بنے گا ۔ کہنے لگا جب وہ مجھ سے پوچھیں گے میں اپنی لال لال آنکھیں نکال کر کہوں گا کہ کربلا میں ہمارے نانا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو قربانی کی تھی کیا وہ کافی نہیں تھی کہ آج پھر ہمیں تنگ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ بتاؤ تم نے کیا کیا؟ اس پر فرشتے شرمندہ ہو کر ایک طرف ہو جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جائیں گے ۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

نے اونچی آواز میں چیخ کر کہا ۔ اے باپ میں اپنی روح کو تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں ۔" لائیٹڈ ڈیویز ۔ "حضرت عیسیٰ نے مرتے وقت کچھ بھی نہیں کہا ہوگا ۔ بلکہ جس وقت وہ بے ہوش ہونے لگے ہوں گے ۔ تو صرف ایک لمبا سانس لیا ہوگا ۔ جس سے آواز پیدا ہوئی ۔ بائبل یوسف آرمیتیا نے ان کے جسم کو صلیب پر سے اتارا ۔ اور اسے لینن کے کپڑے میں لپیٹا ۔ اور اسے مقبرہ میں رکھ دیا گیا ۔ جو پتھروں کا بنا ہوا تھا ۔

لائیٹڈ ڈیویز ۔

صلیب سے اتارے جانے کے بعد جب یسوع کی حالت میں زندگی کے آثار معلوم ہوئے ۔ تو ان کو قبر میں نہیں رکھا گیا تھا ۔ بلکہ کسی اور جگہ ان کو لے جایا گیا ۔ اور ان کے زخموں کا علاج کیا گیا ۔

بائبل

بہت سے حواریوں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھنے اور ان سے باتیں کرنے کی اطلاع دی ہے ۔

لائیڈ ڈیویز ۔

صلیب کے بعد کے دنوں میں جنہوں نے یسوع کو "دیکھا" وہ یقینی طور پر شدید نفسیاتی دباؤ کے نیچے ہوں گے کیونکہ یہ حادثہ اتنا شدید تھا کہ حواریوں کو اپنی جذباتی حالت کو صحیح رکھنا ناممکن تھا ۔

(روزنامہ ٹوڈے ار اپج) لندن ۲۷-۴-۹۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نتیجہ امتحان انصاراللہ، سہ ماہی چہارم ۱۳۶۹ ہش ۱۹۹۰ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے سہ ماہی امتحان چہارم ۹۰ء میں ۳۵ اضلاع کی ۱۲۹ مجالس کے ۱۵۳۸ انصار شریک ہوئے اور مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

۱ ـــ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر ـــ اول
۲ ـــ مکرم نصیر الدین احمد صاحب۔ گلشن اقبال۔ کراچی ـــ دوم
۳ ـــ مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب کپور تھلوی اوکاڑہ شہر ـــ سوم۱
۴ ـــ مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت ٹاؤن شپ۔ لاہور ـــ سوم۲

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل انصار نے قابل تقلید ذوق و شوق اور محنت کے ساتھ بروقت امتحان میں شرکت کے ساتھ خصوصی گریڈ حاصل کیا۔

۱ ـــ مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد۔ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ۔ ۲ ـــ مکرم محمد جہانگیر صاحب جوئیہ۔ جوہر آباد۔ ۳ ـــ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب۔ سکھر۔ ۴ ـــ مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری۔ اسلام آباد شرقی۔ ۵ ـــ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب۔ انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ ۶ ـــ مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ چک ۱۸۴/7-R ضلع بہاولنگر۔ ۷ ـــ مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد شفیع صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔ ۸ ـــ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب عزیز آباد۔ کراچی۔ ۹ ـــ مکرم میاں عبدالمنعم صاحب۔ مغلپورہ۔ لاہور۔ ۱۰ ـــ چوہدری ظفراللہ خان صاحب۔ اچھرہ۔ لاہور۔ ۱۱ ـــ مکرم دین محمد شاہد صاحب۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ ۱۲ ـــ مکرم میاں محمود مجیب اصغر صاحب۔ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔ ۱۳ ـــ مکرم محمد عبداللہ مہار صاحب۔ لاہور کینٹ۔ ۱۴ ـــ مکرم عبدالباسط خان ناصر صاحب۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔ ۱۵ ـــ مکرم میاں عبدالسمیع حسنی صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔ ۱۶ ـــ مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔ ۱۷ ـــ مکرم رشید احمد صاحب زیروی۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ ۱۸ ـــ مکرم غلام علی صاحب۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ۔ ۱۹ ـــ مکرم شیخ لطیف احمد صاحب مصری شاہ۔ لاہور۔ ۲۰ ـــ مکرم ملک اقبال احمد صاحب۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور۔ ۲۱ ـــ مکرم میجر مبارک احمد صاحب تالپور۔ گلشن اقبال۔ کراچی۔ ۲۲ ـــ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب۔ دارالبرکات ربوہ ۲۳ ـــ مکرم مرزا سعید احمد صاحب۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی۔ ۲۴ ـــ مکرم شمس الدین صاحب سیال۔ بورے والا ضلع وہاڑی۔ ۲۵ ـــ مکرم محمد اسلم صاحب باجوہ۔ سرگودھا۔ ۲۶ ـــ مکرم مورانی ڈاکٹر نثار احمد صاحب راٹھور۔ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ۔ پاکستان)

بقیہ: ص۱ سے آگے

بقیہ: ص۱ سے آگے

کی ایک لڑی میں منسلک ہوتے ہیں۔
آخر میں مولانا موصوف نے حضرت فضل عمر اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول، اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں سے ہمیشہ راضی رہے کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جس میں جماعتی وحدت برقرار رکھنے کی اہمیت بیان کی گئی تھی۔

معذرت برائے لاہور ربوہ ٹرانسپورٹ سروس

موٹر مالکان کے بعض ضروری مسائل حل طلب ہیں۔ فی الحال لاہور۔ ربوہ سروس کا آغاز مشکل ہے۔ امید ہے ہفتہ عشرہ تک آغاز کا دوبارہ اعلان کر دیا جائیگا۔ احباب سے معذرت چاہتا ہوں۔ مینیجر الحق اعوان ویگن
ٹرانسپورٹ سروس سٹینڈ۔ ربوہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE اٹھراء کورس 90/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

ملکی خبریں

○ جمعہ کی شام کو ساڑھے چار بجے نوشہرہ چھاؤنی میں فوج کے اسلحہ و گولہ بارود کے ایک ذخیرے میں اچانک خوفناک دھماکے شروع ہو گئے۔ اور بے شمار بم اور میزائل پھٹنے سے گردو نواح کے علاقہ میں تباہی مچ گئی۔ خطرہ ہے کہ سینکڑوں لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔ مسجدوں۔ ہسپتالوں۔ سکولوں اور لوگوں کے گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ علاقہ کے لوگ شدید خوف و پریشانی میں بھاگنے لگے۔ بھگدڑ میں سینکڑوں معصوم بچے ماؤں سے بچھڑ گئے۔ لاتعداد زخمیوں کو پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ آگ کے شعلے پندرہ میل دور سے نظر آ رہے ہیں۔ اور اسلحہ ڈپو سے بیس کلومیٹر دور چار سدہ میں بھی کئی میزائل جا کر گرے۔ جس سے بہت نقصان ہوا۔ اخباری اطلاع کے مطابق فوجی ذرائع نے کہا ہے کہ "صورت حال ہمارے بس میں نہیں ہے۔ قابو پانا مشکل ہو رہا ہے"۔ مبصرین اس سانحہ کو دوسرا اوجڑی کیمپ قرار دے رہے ہیں۔ نوشہرہ چھاؤنی کو ہنگامی طور پر خالی کرایا جا رہا ہے۔ سڑک کے راستے ٹریفک بند ہے اور ٹیلیفون کا رابطہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام

○۔ ۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ نزد لیبر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ○۔ ۱۵، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ○۔ ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳/۲ کراچی
○۔ ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
مینیجر۔ مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

غیر ملکی خبریں

○ عراقی نائب صدر طٰہٰ یاسین رمضان نے کہا ہے کہ کویت عراق کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور اگلی جنگ میں ہم فتح یاب ہوں گے۔

○ سوویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ روس کی اقتصادی اصلاحات کو کامیاب بنانے کے لئے صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملکوں سے براہ راست مل کر مدد حاصل کی جائے۔

○ انگولا کی حکومت اور باغیوں کے درمیان امن سمجھوتہ کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار کے علاوہ امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر اور روس کے وزیر خارجہ الیگزینڈر بسمارتخ لزبن پہنچ گئے ہیں۔

○ ایتھوپیا کے سابق اعلیٰ حکام جن میں سابق نائب صدر بھی شامل ہیں نے خود کو نئی حکومت کے سپرد کر دیا ہے لیکن آنجہانی ہیل سلاسی کی بہو سمیت بارہ افراد نے برطانوی سفارتخانے میں پناہ لے لی ہے۔

○ سری لنکا راجیو کے قتل میں تاملوں کے ملوث ہونے کی تحقیقات میں تعاون کرے گا۔

○ یوگوسلاویہ کی جمہوریہ کروشیا نے اعلان آزادی کی دھمکی دے دی ہے۔

○ بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کے جنگل میں سیکورٹی فورسز اور نکسلیوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی ہے جس سے پانچ نکسلائی ہلاک ہو گئے ہیں۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

بقیہ: ص۷ سے آگے

بن گیا، اس کی سپر بن گیا خدائے کعبہ جس نے اصحاب الفیل کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا، عاشقان حقیقی کا پاسدار ہوتا ہے۔ اور عشق کعبہ ہی عشق حقیقی کی علامت ہے۔ تبھی تو "میر" ربوہ نے کہا تھا۔
ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعاگو۔
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں۔